سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب: مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

اسوۂ رسول اکرم ﷺ
اور بچوں پر رحمت و شفقت

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
عن جریر ابن عبداللہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لایرحم اللہ من لایرحم الناس (بخاری شریف) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرماتا

دوسری حدیث: عن جریر ابن عبداللہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم من لایرحم الناس لایرحمہ اللہ (الادب المفرد امام بخاری) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

میرے محترم سامعین مذکورہ بالا دو حدیثیں بظاہر چھوٹی چھوٹی ہیں مگر حقیقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوزے میں سمندر کو بند کر دیا ہے۔ انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے اس لئے بھی رحم اور حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق ہے اسلام ایک ایسا دین ہے جسمیں اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو ہمدردی، خیر خواہی، اور حسن سلوک کی تاکید فرماتے ہیں کیونکہ مخلوق پر شفقت، مہربانی اور رحم کرنا صفت خداوندی ہے اللہ تعالیٰ کی ذات رحمٰن و رحیم ہے اسکی رحمت بہت وسیع ہوتی ہے۔ رحمانیت اور رحمت کی وجہ سے عدو اللہ یعنی اللہ کا دشمن مشرک اور کافر حتیٰ کہ وجود باری تعالیٰ کا منکر سب اس کے دسترخوان سے کھا پی رہے ہیں۔

آپ خود سوچیں اگر اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پروردگار ہے تو اپنا رزق، زندگی کا رتق، دنیا کی چمک دمک نمرود جیسے ظالم متکبر اور خدائی کے دعویدار پر بھی بند نہیں کرتا۔

اگر اللہ موسیٰ کلیم اللہ کا رب ہے تو سب ضروریات زندگی فرعون لعین پر بھی بند نہیں کرتا۔ ہامان اور قارون پر رزق کے دروازے بند نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ رحمٰن و رحیم ہے۔ اس کی رحمت دنیا میں کافر و مسلم،

مشرک وموحد سب کیلئے عام ہے۔اس نے دنیا کے پیدائش سے ہزار سال پہلے عرش کے اوپر بڑے واضح الفاظ میں لکھا ہے۔

ان رحمتی وسعت غضبی میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔اسلئے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بھی یہی چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے کہ وہ بھی نہایت رحمدل ، شفیق اور مہربان ہوں۔اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اسکی صفات کو اپنایا جائے حدیث شریف میں آتا ہے۔

صفات الٰہیہ کو اختیار کریں

تخلقوا باخلاق اللہ: اللہ کی صفات اپنے اندر پیدا کرو یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ جواد ہے تم بھی سخاوت کرتے رہو وہ ستار ہے تم بھی اللہ تعالیٰ کے بندوں کی ستر پوشی کرتے رہو وہ غفار ہے تم بھی مجرم کو معاف کرتے رہو۔وہ رحیم ہے اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے تم بھی آپس میں ایک دوسرے پر رحم اور شفقت کرتے رہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ساری دنیا کیلئے رحمت تھی اللہ تعالیٰ کا پاک ارشاد ہے وما ارسلنك الا رحمة للعلمين (الانبیاء) اور ہم نے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا تمام جہاں والوں پر۔مہربانی کرنے کیلئے۔اس آیت کی تفسیر وتشریح میں علماء کرام نے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مسعود پر سب لوگ ایمان لائے ،ان کے لئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا اور آخرت دونوں میں رحمت ہی رحمت ہیں کہ دنیا میں ایمان قرآن اور اسلام جیسی عظیم الشان نعمت ملی۔اور آخرت میں نجات عن النار ودخول الی الجنة کے مستحق ہوگئے۔یہ مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے مسلمان کو مل رہا ہے۔اور کافروں کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے رحمت ہیں کہ دنیا میں فوری طور پر ہلاک ہونے سے محفوظ ہوگئے۔جس طرح پہلی امتیں نافرمانی کی صورت میں فوراً مستحق عذاب ٹھہرا کر ملیامٹ ہوجاتی اور ہمیشہ کیلئے ان کا نام ونشان تک مٹ جاتا تھا کبھی تو مسخ ہوکر ان کی صورتیں بندروں جیسے ہوجاتیں اور کبھی زمین میں دھنس کر بے نام ونشان ہوجاتے اور کبھی آسمان سے پتھروں کی بارش اور کبھی جبرائیل علیہ السلام کی چیخ سے ختم ہوجاتے ،اللہ تعالیٰ کے نافرمان اس طرح کے عذابوں سے دنیا میں محفوظ رہتے ہیں۔

اسوہ رحمت عالم ﷺ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار کی تکالیف اور اذیتوں کی شکایت کی اور کہنے لگے حضور! ان بدبختوں کی حق میں بددعا کریں کہ سب ہلاک ہوجائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ میں بددعا کے لئے نہیں بھیجا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ساری عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

پیغمبر رحمت ﷺ کا اہل طائف کے ساتھ سلوک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طائف کے سفر کا مشہور واقعہ ہے کہ جب ان ظالموں نے ان کو پتھر مار کر پاؤں مبارک لہولہان کر دیئے تو اس وقت آسمان سے اللہ تعالیٰ نے عذاب کا فرشتہ نازل فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت طلب کی۔ حضور! اگر آپ اجازت دیں تو طائف کے یہ دونوں پہاڑ باہم ملا دوں اور ان بدنصیبوں کو درمیان میں پیس دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ یہ لوگ مسلمان نہ بھی ہوں تو ان کی اولاد میں سے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا پیدا ہو جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان پر رحم کھا کر بد دعا نہ دی اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھاتے۔ تو الفاظ کہنے سے پہلے یہ لوگ ہلاک ہو جاتے آج دیکھو طائف کے لوگ ایمان والے ہیں۔

بچوں کے ساتھ شفقت ومحبت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کتنی بلند وبالا ہے تمام انبیاء کرام سے مقام ومرتبہ میں بھی فضیلت رکھتے ہیں مگر اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کیساتھ بہت زیادہ پیار کرتے تھے۔ گود میں اٹھاتے سر پر شفقت اور محبت کا ہاتھ رکھتے اپنے نواسے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہما کو نماز کی حالت میں پیٹھ پر سوار کرتے اور فرماتے تمہارا کیسا اچھا اونٹ ہے ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ

عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا قالت جاء اعرابی الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال اتقبلون صبیانکم فمانقبلھم فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اما ملك ان نزع اللّٰہ من قلبك الرحمۃ (الصحیح البخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ ایک دیہاتی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا تم لوگ اپنے بچوں کو پیار کرتے ہو ہم تو ان کو پیار نہیں کرتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا کیا علاج کروں کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحمت کا مادہ نکال دیا۔

بچوں سے رحم کی ترغیب

اسی طرح ایک دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہؓ سے نقل ہے کہ

وعن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قبل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حسن بن علی رضی اللّٰہ عنہ وعندہ الاقرع بن حابس التیمی جالس فقال الاقرع ان لی عشرۃ من الولد ماقبلت منھم احدا۔ فنظر الیہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ

وسلم قال من لایرحم لایرحم (رواہ مسلم فی الصحیح)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن کو پیار کیا جبکہ آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بیٹھے تھے اقرع نے کہا کہ میرے دس بیٹے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو کبھی پیار نہیں کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف نظر فرمائی اور فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ رحم اسی شخص کے دل سے نکالا جاتا ہے جو بد بخت ہو بلکہ نیک بخت وہ انسان ہے جو اپنے اولاد و رشتہ دار بلکہ تمام مخلوق پر رحم کرتا ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص آدمیوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ تعالیٰ بھی رحم نہیں فرماتا۔

ایک عورت کا واقعہ

وعن انس ابن مالك رضی اللہ عنه جاءت امرأة الی عائشة رضی اللہ عنها فاعطها عائشة رضی اللہ عنها ثلاث تمرات فاعطت کل صبی لها تمرة وامسکت لنفسها تمرة فاکل الصبیان التمرتین ونظرا الی امها فعمدت الی التمرة فشقتها فاعطت کل صبی نصف تمرة فجاء النبی صلی اللہ علیه وسلم فاخبرته عائشة رضی اللہ عنها فقال ومایعجبك من ذالك لقد رحمها اللہ برحمتها صبیها (رواہ البخاری)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت جسکے ساتھ دو بچیاں تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی آپ رضی اللہ عنہا نے اس عورت کو تین کھجوریں دیں اس عورت نے اپنے ہر بچی کو ایک ایک کھجور دی اور ایک کھجور کو اپنے لئے رکھ چھوڑ دی دونوں بچیاں اپنی اپنی کھجور کھا کر اپنی ماں کی طرف دیکھنے لگی اس عورت نے اس تیسرے کھجور کو بھی جو اس نے اپنے لئے رکھی تھی۔ آدھی کر کے دونوں بچیوں کو دیدی جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا آپ نے فرمایا عائشہ تجھے اس سے کیا تعجب ہے اللہ تعالیٰ نے اس عورت پر رحم فرمایا کیونکہ اس نے اپنے بچیوں پر رحم کیا۔

مسلم شریف نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے آخر میں اس طرح بیان فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس عورت کے اس طرز عمل سے بہت متاثر ہوئی اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے اس عمل کی وجہ سے اس کیلئے جنت عطا

کرنے کا اور دوزخ سے رہائی کا فیصلہ فرما دیا اور دوسری روایت جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بندے یا بندی پر اللہ کی طرف سے بیٹیوں کی ذمہ داری پڑے اور وہ انکے ساتھ اچھا سلوک کرے تو یہ بیٹیاں آخرت میں انکی نجات کا سامان بنیں گی۔ مطلب یہ ہے کہ یہ بندہ یا بندی اگر کچھ گناہوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے بالفرض مستحق سزا اور عذاب ہوا تو اپنی لڑکیوں کیساتھ حسن سلوک کے صلہ میں اس کی مغفرت فرمادی جائیگی اور وہ دوزخ سے بچادیا جائے گا۔

زنانہ اولاد کی فضیلت

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی ہاں لڑکی پیدا ہو پھر نہ تو وہ اسے کوئی تکلیف پہونچائے اور نہ اس کی توہین اور ناقدری کرے اور محبت اور نیک برتاؤ میں اس کو ترجیح دے یعنی اس کے ساتھ بھی لڑکے جیسا برتاؤ کرے تو اللہ تعالی اس لڑکی کے ساتھ حسن سلوک کے صلے میں اس کو جنت عطا فرمائے گا۔

خلاصہ کلام

محترم سامعین! میں نے آپ کے سامنے دو حدیثیں ذکر کیں تھیں جن کا خلاصہ یہ ہوا کہ اللہ تعالی کی مخلوق پر رحم کرنا اپنی ذات کی طرف اللہ تعالی کی رحمت کو متوجہ کرانا ہے۔ انسان تو انسان ہے جانوراس سے بھی زیادہ ترحم اور حسن سلوک کے مستحق ہیں ۔حدیث کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اللہ تعالی نے ایک بدکار عورت کی اس وجہ سے مغفرت فرمادی کہ اس نے ایک کتے کو جو پیاسا تھا پانی پلا دیا اور اسی طرح ایک عورت کو بلی کی وجہ سے دوزخ میں داخل کردیا کہ ایک دفعہ بلی نے آکر دودھ پیا تھا اس عورت نے بلی کو پکڑ کر رسی سے باندھا اور وہ بھوک سے نڈھال ہوکر گھاس پھونس کھاتی رہی ۔اللہ تعالی نے اس بے زبان جانور کو تکلیف دینے کی وجہ سے اس عورت کو جہنم رسید کیا اس لئے میرے محترم دوستو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے اندر تمام مخلوقات کے ساتھ حسن سلوک ترحم اور شفقت کا جذبہ پیدا کریں ہمارے اکابر دیوبند اپنے کتابوں میں لکھتے ہیں کہ کسی گنہگار بندے سے اس کی گناہوں کیوجہ سے نفرت نہیں کرنی چاہئے ۔بلکہ یہ بندہ تو اور بھی زیادہ رحم شفقت اور حسن سلوک کا مستحق ہے اللہ تعالی ہم سب کو تمام مخلوقات پر ترحم اور حسن سلوک کا جذبہ عنایت فرمائیں۔ آمین۔